الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ
جشنِ عیدِ
میلادُ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
از
فقیر، سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی
ناشر
ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام
محلہ قاضی خیلاں بازار کلاں پشاور شہر

الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ

جشنِ عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

از

فقیر سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی

ناشر

ادارہ اشاعت و تبلیغ اسلام

محلہ قاضی خیلاں بازار کلاں پشاور شہر

خصوصی اشاعت

مقرّر :۔ سیّد محمّد امیر شاہ قادری الگیلانی

ترتیب کُنندہ :۔ تنویر احمد قادری

سن اشاعت :۔ بارِ اوّل ربیع الاوّل سنہ ۱۴۱۷ھ

ناشر :۔ ادارۂ اشاعت و تبلیغ الاسلام
محلہ قاضی خیلاں بازارِ کلاں پشاور شہر

مطبع :۔ رضوان پرنٹرز ڈھکی نعلبندی پشاور شہر

ھدیہ :۔ دُعائے خیر بحق اراکین و معاونین

بذریعہ ڈاک طلب کرنے والے حضرات مبلغ ۲ دو روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال کریں۔

معطّر کیسٹ لائبریری۔ ایک تعارف

اللہ تعالیٰ جل جلالہٗ کا احسانِ عظیم ہے کہ ادارۂ اشاعت و تبلیغ الاسلام گذشتہ آٹھ سال سے بالخصوص پشاور اور بالعموم پاکستان میں حسبِ توفیق اشاعتِ اسلام میں کوشاں ہے۔ اس عرصے میں ادارے کی طرف سے مختلف موضوعات کے حامل چھیالیس (۴۶) پمفلٹ و کتابچے نہایت ہی عمدہ کتابت، طباعت اور خوبصورت ٹائٹل سے مزین قارئین کے ہاتھوں میں پہنچ چکے ہیں علاوہ ازیں "الشمائل النبویہ" کے چھپن (۵۶) ابواب کو شائع کرنے کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ اب تک پندرہ ابواب "پاک نبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کی پاک زندگی" کے عنوان سے چھپ چکے ہیں۔

اشاعتِ دین کے ضمن میں ادارۂ مذکورہ نے مزید ایک قدم آگے بڑھایا ہے اور یہ فیصلہ کیا ہے کہ تحریری مواد شائع کرنے کے ساتھ ساتھ سماعت سے متعلق مواد کیسٹ کی صورت میں لوگوں تک پہنچایا جائے اس اقدام کا مقصد ہے کہ کم وقت میں زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہوسکیں اور وہ علمی خزانہ جو بڑی محنت اور لگن سے دو سو عدد کیسٹ میں محفوظ کیا گیا ہے اس کو زیادہ سے زیادہ لوگوں کی سماعت تک رسائی حاصل ہو جس سے اُن کے قلوب و اذہان منوّر و معطّر ہوں۔

اس سمعی ذخیرے میں تقاریر، مواعظ اور دروس پشاور کی معروف روحانی و علمی شخصیت حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی مدظلہ العالی کی پُر کیف آواز میں محفوظ ہیں۔ علامہ موصوف نے پشاور کے جید اور اکابر علماء سے اکتسابِ علم کیا۔ ان میں مفتی سرحد حضرت علامہ مولوی عبدالرحیم صاحب پوپلزئی، حضرت علامہ فقیہہ عصر مولوی عبدالعلیم صاحب، حضرت علامہ عبدالمنان صاحب ہزاروی ثم پشاوری، حضرت علامہ عصر فقیہہ کبیر مولوی محمد ایوب شاہ صاحب جعفری، حضرت مولانا مولوی شیر محمد صاحب اور حضرت مولانا مولوی الحاج فضل الرحمٰن صاحب نقشبندی شامل ہیں۔ سندِ حدیث المشہور "ثبتِ امیری" حضرت علامہ محدث جلیل عالم علوم قرآنی مولانا مولوی حافظ گل فقیر احمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ سے حاصل کی۔ تکمیلِ علوم درسیہ سات برس حضرت علامہ شیخ التفسیر والحدیث واعظِ بے بدل صاحبزادہ حافظ علی احمد جان خطیب جامع مسجد کچہری ہا سے کی۔

یہاں پر یہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس سمعی مواد کی کچھ تفصیل بیان کی جائے جو عقائد عبادات اور معاملات جیسے اہم موضوعات پر مشتمل ہے اس تمام علمی کاوش میں سب سے اہم اور نادر تحفہ فقہ کی اُن مستند کتب کی بمعہ ترجمہ و تشریح ریکارڈنگ ہے جو درسی کتب میں شامل ہیں ان میں خُلاصہ کیدانی، قدوری اور کنز شامل ہیں۔ نیز احادیثِ مبارکہ کی مستند اور معروف درسی کتاب مشکوٰۃ شریف کی پندرہ سو احادیثِ مُبارکہ بھی بمعہ ترجمہ و تشریح کیسٹ کی صورت میں موجود ہیں۔

فقہ کی کتب بالترتیب تین (۳)، اکیس (۲۱)، چھبیس (۲۶) کیسٹوں

پر مشکوٰۃ ساٹھ (۶۰)، بارہ (۱۲) دروس اکیس (۲۱) اور مواعظ ساٹھ (۶۰)
کیسٹوں پر مشتمل ہیں۔

علامہ موصوف نے اس علمی مواد کو جس عام فہم اور مدلل انداز سے
بیان فرمایا ہے وہ صرف اور صرف آپ ہی کے علم و بصیرت اور
قوّت کلام کا خاصا ہے اور اس سمعی ذخیرے کو جس عرق ریزی سے
محفوظ کیا گیا ہے وہ صرف ادارہ مذکورہ کے ناظم اعلیٰ جناب تنویر احمد
قادری کی ذاتی کوشش، لگن اور جذبۂ خدمت کا نتیجہ ہے۔ یہ علمی و
سمعی کارنامہ قابل ستائش اور دوررس نتائج کا حامل ہے کیونکہ اس
سے پہلے ان درسی کتب کو بمعہ ترجمہ و تشریح سمعی صورت میں محفوظ
کرنے کی سعادت کسی اور کو حاصل نہیں ہوئی۔

منصوبے کے تحت اس سمعی مواد کو انتہائی واجبی ھدیے کی ادائیگی
پر ادارہ ھٰذا سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ امید ہے کہ اہل علم اور اہل
ذوق حضرات کی نظر میں یہ کارنامہ بہت اہمیّت کا حامل ہوگا۔
اور قارئین کی علمی تشفی کا باعث ہوگا۔

اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ سے عاجزانہ دعا ہے کہ وہ اپنے پیارے حبیب
صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے طفیل ادارے کے ناظم و اراکین کو اپنے
نیک مقاصد میں سرفرازی عطاء فرمائے۔ آمین ثم آمین

محمد قمر قادری

سیرۃ النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

کانفرنس جو کہ میونسپل کارپوریشن پشاور کے زیرِ اہتمام
سنہ ۱۹۸۰ء / ۱۴۰۱ھ

زیرِ صدارت

عزّت مآب لیفٹننٹ جنرل فضل حق (مرحوم) منعقد ہوئی

جس میں یہ تقریر کی گئی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم ؁
أما بعد!

اللہ رب العزت کی ذات یکتا وتنہا ہزار ہا سال سے حضرت انسان کی ہدایت کی خاطر ایک دو نہیں۔ سو دو سو نہیں، ہزار دو ہزار کی تعداد سے تجاوز کرکے ایک لاکھ چوبیس ہزار یا کم وبیش انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرما چکی ہے۔ کوئی قریہ محروم نہیں رکھا گیا۔ کوئی قوم باقی نہیں چھوڑی گئی کوئی زمانہ خالی نہیں گزرا۔ کبھی ایک ایک کو بھیجا کبھی دو، دو بیک وقت تشریف لائے کبھی تین تین سے عزت افزائی فرمائی گئی۔ معززتا بثالث لیکن پھر بھی کائنات تھکی تھکی نظر آرہی تھی۔ زمین پیاسی پیاسی ہو رہی تھی۔ فضاء کا رنگ اُڑا اُڑا سا تھا۔ آسمان جھکا جھکا منتظر تھا۔ مادر گیتی سہمی سہمی بیٹھی تھی۔ نور سمٹ سمٹ کر تھک گیا تھا۔ آدمیت دبی دبی سانس لے رہی تھی۔ شرافت بجھی بجھی سی تھی۔ اچھائی چھپی چھپی پھر رہی تھی۔ نیکی مٹی مٹی جا رہی تھی۔ سعادت پھیکی پھیکی پڑ گئی تھی۔ شرارت سر اٹھا اٹھا رہی تھی۔ ظلمت گہری گہری ہوئی جاتی تھی — شوق سسک سسک رہا تھا۔ وجدان بلک بلک رہا تھا۔ عرفان بہک بہک رہا تھا۔ ضیاء جھلک جھلک رہی تھی۔ سرور چھلک چھلک رہا تھا یکایک غیرت کو جوش آگیا، اور وہ آگئے جنہیں دل کی دنیا کا سرور بنانا تھا۔ وہ آگئے جنہیں نور بنانا تھا۔ وہ آگئے جو سب سے اوّل تھے وہ آگئے جو سب سے آخر میں آئے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ وَالظَّاهِرُ وَالْبَاطِنُ ۖ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ۝

(ترجمہ) وہی اوّل، وہی آخر، وہی ظاہر، وہی باطن اور وہ ہر چیز کو خوب جاننے

والا ہے محبوب ذاتِ کبریاء، سرتاج ختم الانبیاء، محیط وحی خدا، برج نور ھدیٰ، سرچشمۂ نور و ضیاء، دافع البلاء والوباء، شمس الضحیٰ، صاحب خیر الوریٰ حضور احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دنیا میں آنے کی مبارک ساعت آگئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری کا ذکر قرآن مجید میں یوں فرمایا:

لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ج

یقیناً بڑا احسان فرمایا اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر جب اُس نے بھیجا ان میں ایک رسول، انھیں میں سے۔ پڑھتا ہے ان پر اللہ کی آیتیں اُنھیں، اور سکھاتا ہے اُنہیں قرآن اور سُنّت۔

اللہ تعالیٰ کے سب سے بڑے احسان کے ظاہر ہونے کا وقت آگیا۔ جنہیں لاکھوں سال تک چشم عالم سے پوشیدہ رکھا گیا تھا اُنہیں آشکار کرنے کا وقت سعید آگیا۔ کہنا پڑا کہ آج دُنیا میں مُحمّد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوگئے۔

شفیق اوّلیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ناموس اکبر کو ازراہِ شفقت "اخی جبریل" کے دلنواز نام سے مخاطب فرمایا۔ انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ کا بھائی کیسے بن گیا ہوں۔ جب آپ کے جدِ امجد سیدنا آدم علیہ السلام کا خمیر اُٹھ رہا تھا میں تو اُس وقت خود اُس خمیر کو تیار کر رہا تھا فرمایا جب آپ نے ہوش سنبھالی تو کیا دیکھا تھا۔ عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک ستارہ موجود تھا اُس کی ایک بار کی عمر ستّر ہزار سال تھی۔ جو ستّر ہزار بار طلوع ہُوا اور ستّر ہزار بار غروب ہُوا۔ اس کے علاوہ کچھ بھی نہ تھا سب کچھ اس کے بعد ظہور ہُوا۔ فرمایا وہ ستارہ تیرے نبیٔ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نور تھا۔ اب بتاؤ تم قدیم ہو یا میرا نور قدیم ہے یہ تو ہمارا کرم ہے کہ پھر بھی تمہیں بھائی کہہ کر مخاطب

کرتے ہیں۔

سب سے پہلا میثاق اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق میں ہوا، ارشاد ہوتا ہے:

وَاِذْ اَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِيْٓ اٰدَمَ مِنْ ظُهُوْرِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَاَشْهَدَهُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُوْا بَلٰى

اور (اے محبوب) یاد کرو جب نکالا آپ کے رب نے بنی آدم کی پشتوں سے ان کی اولاد کو اور گواہ بنا دیا خود ان کو ان کے نفسوں پر (اور پوچھا) کیا میں نہیں ہوں تمہارا رب؟ سب نے کہا بیشک تو ہی ہمارا رب ہے۔

حضرت سہیل بن صالح ہمدانی سے روایت ہے کہ میں نے امام باقر رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو سب انبیاء کرام پر اوّلیت کیسے حاصل ہوئی جب کہ آپ سب کے بعد مبعوث ہوئے۔ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے تمام نوعِ انسانی سے اپنی ربوبیّت کا اقرار لیا تو جواب دینے والوں میں سب سے مقدّم ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ آپ نے سب سے پہلے فرمایا تھا "بلیٰ"۔ اسی لئے ہمارے نبی علیہ السلام کو تمام انبیاء پر تقدم حاصل ہو گیا۔

اللہ تعالیٰ نے دوسرا میثاق گروہِ انبیاء سے لیا۔ ارشاد ہوا:

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّحِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ

اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے پختہ وعدہ کہ قسم ہے تمہیں اس کی جو دوں میں تم کو کتاب اور حکمت سے پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول جو تصدیق کرنے والا ہو ان (کتابوں) کی جو تمہارے پاس ہیں تو تم ضرور بالضرور ایمان لانا اس پر اور ضرور بالضرور کرنا مدد اس کی۔

امام عبدالوہاب الشعرانی اپنی کتاب "الیواقیت الجواھر" میں نقل

کرتے ہیں کہ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے افضل البشر بعد الانبیاء ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے استفسار فرمایا اَتَذْکُرُ یَوْمًا یَوْمٌ "اے دوست! تمہیں اس دن والا دِن یاد ہے"، صدیق اکبر نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اچھی طرح یاد ہے اور یہ بھی یاد ہے کہ سب سے اوّل جواب دینے والوں میں آپ سرِفہرست ہیں۔ لفظ "بلیٰ" سب سے پہلے آپ نے فرمایا تھا — دوسرے میثاق میں ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبرانِ کرام سب کے سب شامل تھے۔ سب کو یکجا کیا گیا جشنِ رسالت کا سامان مہیا کیا گیا اور ہمیں یہ سبق دیا گیا کہ ہم بھی جشنِ میلاد منعقد کیا کریں۔ سیّدنا عیسیٰ علیٰ نبیّنا فرما رہے ہیں۔

والسلام علی یوم ولدت ویوم الموت ویوم البعث وحیا۔	اور سلامتی ہو میری پیدائش کے دن پر اور میری موت کے دن پر اور جس دن میں زندہ اٹھایا جاؤں۔

جشنِ میلاد سُنّتِ خداوندی ہے۔ جشنِ میلاد سُنّتِ انبیاء ہے۔ سیّدنا ابراہیم علیہ السلام التجاء کر رہے ہیں:

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ	اے ہمارے رب مبعوث فرما ان میں خاص رسول انہیں میں سے

رسولاً کی تنوین خاص رسول کے لئے ہے اور وہ رسول نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ سیّدنا عیسیٰ علیٰ نبیّنا بشارت دے رہے ہیں:

یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗٓ اَحْمَدُ	اے بنی اسرائیل! میں تمہاری طرف اللہ کا (بھیجا ہُوا) رسول ہوں میں تصدیق کرنے والا ہوں تورات کی جو مجھ سے پہلے آئی ہے اور مژدہ دینے والا ہوں ایک

رسول کا جو تشریف لائے گا میرے بعد اس کا نام (نامی) احمد ہوگا۔

اسی طرح حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنا میلاد مبارک مناتے تھے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔ قریش کی جانب سے کوئی ناگوار بات سمع مبارک تک پہنچی۔ چہرۂ اقدس پر برہمی کے آثار سرخی کی صورت میں آشکار ہوئے۔ مسجد میں منبر بچھایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے فقال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علی المنبر من انا اور فرمایا اے لوگو! میں کون ہوں۔ پھر فرمایا انا خیرھم نفسا وخیرھم بیتا۔ میں ذات کے لحاظ سے اور گھر کے لحاظ سے سب سے معزز ہوں۔

سیدہ عائشہ صدیقہ مطہرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یصنع لحسان منبرا فی المسجد۔ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت حسان بن ثابت کے لئے مسجد میں منبر قائم کرواتے اور وہ نبی علیہ السلام کی مدافعت فرماتے اور مفاخرت بیان فرماتے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے۔ اَللّٰھُمَّ اَیِّدْہُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ اے اللہ! حسان کی جبرئیل کے ساتھ مدد فرما۔

ثابت ہوا کہ صرف اللہ تعالیٰ ہی پیغمبروں کے درمیان میلاد مصطفیٰ علیہ التحیات الثناء برپا نہیں فرماتا۔ خود نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنا میلاد مبارک اپنی مسجد میں منعقد فرماتے تھے۔ آپ کے چچا جان حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ مجھے اجازت دیں کہ آپ کی مدح سرائی کروں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہو۔ اللہ تعالیٰ تمہارے منہ کو سالم رکھے انہوں نے یہ اشعار آپ کے سامنے پڑھے ؎

وانت لما ولدت اشرقت ۞ الارض وضاءت بنورک الافق

اور آپ جب پیدا ہوئے تو زمین روشن ہوگئی اور آپ کے نور سے آفاق منور ہوگئے

فنحن فی ذلک الضّیآء وفی النّور ۞ سبل الرشاد نخترق

سو ہم اس ضیاء اور اس نور میں ھدایت کے رستوں کو وضع کر رہے ہیں
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشادِ گرامی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد میں کنانہ کو اور کنانہ میں سے قریش کو اور قریش سے بنو ہاشم کو اور بنو ہاشم سے مجھ کو منتخب کیا۔ ترمذی کی حدیث میں حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ میں خود محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں۔ خواجہ عبداللہ رضی اللہ عنہ کا فرزند ہوں خواجہ عبدالمطلب کا پوتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے اشرف المخلوقات یعنی انسان بنایا۔ انسانوں میں عرب وعجم بنائے اور مجھ کو اچھے گروہ یعنی عرب سے بنایا۔ پھر عرب میں کئی قبیلوں کو بنایا اور مجھے اچھے قبیلے یعنی قریش سے بنایا۔ قریش میں کئی خاندان بنائے اور مجھے سب سے بہترین خاندان بنو ہاشم میں بنایا۔ پس میں ذاتی طور پر بھی سب سے اچھا ہوں اور خاندان میں بھی سب سے اچھا ہوں۔ ابو نعیم حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے اجداد میں کبھی کوئی عورت یا مرد بطور سفاح کے مختلط نہیں ہوئے مجھے ہمیشہ اصلابِ طیّبہ سے ارحامِ طاہرہ میں مصفّیٰ ومہذّب طریق سے منتقل کیا جاتا رہا ہے اللہ تعالیٰ بھی فرما رہے ہیں۔ وَتَقَلُّبَكَ فِي السّٰجِدِيْنَ " اور آپ چکر لگاتے ہیں سجدہ کرنے والوں (کے گھروں) کا"۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اس آیت کا مفہوم یوں بیان کرتے ہیں کہ تقلّب سے مراد منتقل فی الاصلاب ہے یعنی آپ کے نور کا یکے بعد دیگرے آپکے اجداد کی پشتوں میں منتقل ہونا۔

آپ کے سامنے اس وقت تک دو میثاق قرآن مجید سے تشریح کے ساتھ پیش کیے جا چکے ہیں۔ تیسرا میثاق بھی کلام مجید و فرقانِ حمید سے پیش کیا جا رہا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْکِتٰبَ لَتُبَیِّنُنَّہٗ لِلنَّاسِ وَلَا تَکْتُمُوْنَہٗ ق	اور یاد کرو جب لیا اللہ تعالیٰ نے پختہ وعدہ اُن لوگوں سے جنہیں کتاب دی گئی کہ تم ضرور کھول کر بیان کرنا اسے لوگوں سے اور نہ چُھپانا اس کو۔

اس آیت میں بنی اسرائیل کے علماء کو مخاطب کیا گیا جنہوں نے دُنیوی مال و متاع کے حصول کی خاطر کتمانِ حق کیا اور لوگوں کو اندھیرے میں رکھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات کے اظہار میں تحمل سے کام لیا، اور جو لوگ اپنی خوش نصیبی سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صفات و عادات کا مژدہ دوسروں تک پہنچاتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور.. خوشنودگی کا باعث بنتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے۔

قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ اللّٰھُمَّ رَبَّنَآ اَنْزِلْ عَلَیْنَا مَآئِدَۃً مِّنَ السَّمَآءِ تَکُوْنُ لَنَا عِیْدًا لِّاَوَّلِنَا وَاٰخِرِنَا۔	عرض کی عیسیٰ بن مریم نے اے اللہ ہم سب کے پالنے والے اُتار ہم پر خوان آسمان سے بن جائے ہم سب کے لئے خوشی کا دن (یعنی) ہمارے اگلوں کے لئے بھی اور پچھلوں کے لئے بھی۔

یعنی ہم اس دن کو خوشیاں منائیں اسے مخصوص دن قرار دیں اُس کی تعظیم کریں۔ اس سے معلوم ہُوا جس روز اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت نازل ہو اُس دن عید منانا۔ خوشیاں منانا۔ عبادتیں کرنا۔ شکرِ الٰہی بجالانا طریقہ صالحین ہے اور کچھ شک نہیں کہ سرورِ عالم و عالمیان صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی عظیم ترین نعمت ہے اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میلادِ مبارک کا دن منانے اور میلاد شریف پڑھ کر شکرِ الٰہی بجالانا اور اظہارِ فرحت و سرور کرنا مستحسن و محمود اور اللہ کے مقبول بندوں کا طریقہ ہے۔

بخاری و مسلم شریف کی حدیث مبارکہ ہے کہ جب آیت مبارکہ :

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ

"آج میں نے مکمل کر دیا تمہارے لئے تمہارا دین اور پوری کر دی ہے تم پر اپنی نعمت اور میں نے پسند کر لیا ہے تمہارے اسلام کو بطورِ دین"

نازل ہوئی تو فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کی خدمت میں ایک یہودی نے حاضر ہو کر کہا کہ اگر یہ آیت ہم یہودیوں پر نازل ہوتی تو ہم اس الیوم کو یوم عید کے طور پر مناتے ـــ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے جواباً فرمایا ہم جانتے ہیں کہ یہ آیت مقام عرفات میں نازل ہوئی اور اس روز جمعہ تھا اور ہمارے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام فرما چکے ہیں : کہ الجمعۃ عید المسلمین پس ہم بھی اس کو عید کا دن قرار دیتے ہیں اسی طرح کا جواب حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی ایک سائل کو دیا کہ اس دِن ہماری دو عیدیں تھیں. حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس روز کو خوشی کا دِن قرار دیا ۔ امام الہند حضرت شاہ ولی اللہ دھلوی فرماتے ہیں کہ مجھے مکّہ مکرّمہ کے قیام کے دوران آپ کے مولد مبارک پر بپا مجلسِ میلاد میں جانے کی سعادت حاصل ہوئی میں نے بچشمِ خود ملاحظہ کیا کہ زمین سے آسمان تک انوار کی بارش ہو رہی تھی ـــــ اللہ تعالیٰ جلّ جلالہٗ کا یہ کتنا احسانِ عظیم ہے کہ اس نے ہمیں اتنا عظیم پیغمبر (صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) عطا فرمایا جن کی عظمت کے متعلق حضرت شاہ عبدالعزیز محدّث دھلوی فرماتے ہیں ۔

"باشد رسول شما بر شما گواہ زیرآنکہ او مطلع است بنُورِ نبوّت بر رُتبہ ہر متدین بدینِ خود کہ در کدام درجہ در دینِ من رسیدہ وحقیقتِ ایمانِ او چیست و حجابے

تمہارا رسول (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تم پر گواہی دے گا کیونکہ وہ جانتے ہیں اپنی نبوّت کے نُور سے اپنے دین کے ہر ماننے والے کے رُتبہ کو کہ میرے دین میں اس کا کیا درجہ ہے اور اس کے ایمان

کہ بداں از ترقی محجوب ماندہ است کدام است پس او مے شناسد گناہانِ شمارا و درجاتِ ایمانِ شمارا و اعمال نیک و بد شمارا و اخلاص و نفاقِ شمارا لہٰذا شہادت او در دُنیا بحکم شرع در حق است قبول و واجب العمل است"

کی حقیقت کیا ہے اور وہ کون سا پردہ ہے جس سے اس کی ترقی رُکی ہُوئی ہے پس وہ تمہارے گناہوں کو بھی پہچانتے ہیں ۔ تمہارے ایمان کے درجوں کو، تمہارے نیک و بد سارے اعمال اور تمہارے اخلاص اور نفاق کو بھی خوب پہچانتے ہیں۔ اِس لئے آپ کی شہادت اُمّت کے حق میں شرعًا قبول اور واجب العمل ہے"

یہ پندرہویں صدی ہجری ہے۔ رسول خدا کا فیضِ رسالت مبارک آج بھی جاری وساری ہے حق تو یہ ہے کہ اُن کا مقام پُوری رُوئے زمین کو سمجھایا جائے تاکہ بھٹکی ہُوئی انسانیت کو نجات کی راہ مِل جائے جس کے لئے وہ تڑپ رہی ہے۔ نظامِ مُصطفےٰ نافذ کیا جائے تاکہ سرمایہ داری اور سوشلزم کے ڈسے ہُوئے بندگانِ خُدا کو اسلام کا سادہ سادہ نظام راس آجائے۔ دم توڑتی ہُوئی آدمیت کو دوبارہ آدمی بنایا جاسکے۔ شیطانی لعب ولہو سے نکال کر معراجِ بندگی کی راہ دکھائی جاسکے۔ پندرہویں صدی ہجری اسلام کی ترویج و اشاعت کے علاوہ احیاء ونشاۃِ ثانیہ کی صدی ثابت ہوگی۔ اور اِن شآءَ اللہ یہ صدی پُوری دُنیا کے لئے اسلام کے غلبے اور عروج کا باعث بنے گی۔ اور خصوصًا مملکتِ خداداد پاکستان سے اسلام اور نظام مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نفاذ تمام دُنیائے اسلام میں رائج ہونے کے لئے شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ جل مجدہٗ سے عاجزانہ دُعا ہے کہ وہ ہمیں اپنے پیارے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عشق نصیب فرمائے اور آپؐ کا میلاد مبارک منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خوشخبری
مکتبۂ فیضان
محلہ قاضی خیلاں بازار کلاں پشاور شہر
اہل علم حضرات کے لئے نادر موقعہ
ہر قسم کے قرآن پاک ، درسی کتب
تفاسیر، احادیث، فقہ، تصوف
تاریخ اور اسلامی کتب وغیرہ
نہایت واجب الادا قیمتوں میں دستیاب ہیں
اوقات مکتبۂ فیضان صبح ۹ تا رات ۹ بجے